REGD No. L. 5254

161

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۱۲ رجب ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ـ ڈیڑھ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۳۶ھش ۱۳ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۸

ہمبرگ (جرمنی) میں مسجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے اطلاع دی ہے کہ ۲۲ فروری بروز جمعہ مسجد احمدیہ ہمبرگ (جرمنی) کا سنگِ بنیاد رکھا جائے گا۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس ملک میں ہمیشہ کیلئے ہدایت کا منبع اور اشاعتِ اسلام کا ذریعہ بنائے۔ آمین

(وکیل التبشیر)

الجزائر کی موجودہ صورتِ حال سے عالمی امن کو زبردست خطرہ لاحق ہے

فرانس کو چاہیئے کہ جمہوری اصولوں کا احترام کرتے ہوئے الجزائری عوام کا حقِ خود اختیاری تسلیم کرے

شائستہ اکرام اللہ

نیویارک ۱۲ فروری۔ پاکستان نے اقوام متحدہ پر واضح کیا ہے کہ الجزائر میں فرانس کی طرف سے عوام کی قومی امنگوں کو کچلنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سے عالمی امن کو زبردست خطرہ لاحق ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب بیگم شائستہ اکرام اللہ نے کل جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے اقوام متحدہ کو خبردار کیا۔ کہ اگر الجزائر کے بارے میں موجودہ تعطل جلد دور نہ ہوا۔ تو اس کے بہت دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔ وہ ایشیائی افریقی گروپ کے ۱۸ ملکوں کی طرف سے پیش کردہ قرارداد پر تقریر کر رہی تھیں۔ جس میں فرانس سے کہا گیا ہے کہ وہ بلا توقف الجزائری عوام کے حق خود ارادیت کو تسلیم کرے۔ اور اس بارے میں الجزائری لیڈروں سے جلد بات چیت شروع کرے۔ بیگم شائستہ اکرام اللہ نے تقریر کے دوران میں کہا۔ موجودہ تعطل امنِ عالم کے لئے زبردست خطرہ ہے۔ جس کی وجہ سے عرب ملکوں اور مغربی ممالک کے باہمی تعلقات اور زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا جمہوری اصول فرانس میں ہی پیدا ہوئے تھے اسے اپنے اصولوں سے بے وفائی نہیں کرنی چاہیئے۔ نیوزی لینڈ اور چلی کے نمائندوں نے قرارداد کی مخالفت کی۔ جاپان فلپائن اور تھائی لینڈ نے ایشیائی افریقی گروپ سے علیحدہ ایک اعتدال پسندانہ قرارداد پیش کی ہے۔ جس میں فرانس پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ باہمی بات چیت کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کرے۔

امریکہ اور برطانیہ و فرانس کے باہمی اختلافات دُور کرنے کی کوشش

صدر آئزن ہاور برطانوی اور فرانسیسی وزراء اعظم سے ملاقات کرینگے

لنڈن ۱۲ فروری۔ واشنگٹن اور لنڈن میں ایک ساتھ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور آئندہ ماہ ۲۱ سے ۲۳ تاریخ تک برموڈا میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن سے ملاقات کریں گے۔ وہ فرانسیسی وزیر اعظم موسیو مولے سے بھی اس ماہ کے آخری ہفتہ میں ملاقات کر رہے ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان ملاقاتوں میں ان اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جو نہر سویز کے بحران کی وجہ سے ایک طرف برطانیہ و فرانس اور دوسری طرف امریکہ کے درمیان پیدا ہو گئے تھے۔

برطانیہ میں جیٹ ٹریننگ

لنڈن ۱۲ فروری۔ برطانوی فضائی فوج نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنے سارے ہوابازوں کو صرف جیٹ ہوائی جہازوں کی تربیت دیا کرے گی۔ وزارت فضائیہ نے اعلان کیا ہے کہ دنیا بھر میں برطانوی ایئر فورس پہلی ہوائی فوج ہے۔ جس کے پاس تربیت کے لئے سارے ہوائی جہاز جیٹ ہی ہوں گے۔ اس مقصد کے لئے اب جیٹ ہوائی جہازوں کی تیاری کا وسیع پیمانے پر آرڈر دے دیا گیا ہے۔

بعض نئے علاقوں میں گندم کی سرکاری تقسیم کا انتظام

لاہور ۱۲ فروری۔ صوبائی حکومت نے ۱۷ فروری سے تحصیل راولپنڈی، تحصیل گوجرخان، سرگودھا شہر، ضلع لاہور کے دیہی علاقوں رینالہ خورد (ضلع منٹگمری) ڈنگہ (ضلع گجرات) اور میرپور سکردہ (ضلع تھٹھہ) میں راشن ڈپوؤں پر اناج مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی محکمہ خوراک نے یقین دلایا ہے۔ کہ ان علاقوں میں گندم کی کوئی کمی نہیں۔ اور اناج کی قلت کے بارے میں تشویش انگیز خبروں کو صداقت سے عاری سمجھا جائے۔ مزید کہا گیا ہے۔ کہ مذکورہ علاقوں میں تقسیم کے لئے گندم کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔

غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقے سے اسرائیلی فوجوں کو ہٹانے کے سلسلہ میں مجھے کامیابی نہیں ہوئی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہمرشولڈ کی رپورٹ

نیویارک ۱۲ فروری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ نے جنرل اسمبلی میں ایک رپورٹ پیش کی ہے۔ جس میں کہا ہے کہ غزہ اور خلیج عقبہ کے علاقوں سے اسرائیلی فوجیں ہٹانے کے سلسلہ میں مجھے کوئی کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ اگر اسرائیل کے خلاف اقتصادی اور دوسری نوعیت کی پابندیاں عائد کی جائیں۔ تو اس سے جھگڑے کو نپٹانے میں مزید مشکلات پیدا ہونے کا امکان ہے۔ انہوں نے مزید لکھا ہے۔ کہ مصر نے عارضی صلح کے معاہدے کا پورا پورا احترام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ رپورٹ کے آخر میں انہوں نے جنرل اسمبلی سے ہدایات طلب کی ہیں کہ ان علاقوں کے انخلاء کے لئے مزید کیا کارروائی عمل میں لائی جائے۔

درخواستِ دُعا

لنڈن۔ (بذریعہ تار) ۱۲ فروری۔ جناب عبد الرحمٰن صاحب مبلغ فرماتے ہیں۔ کہ ان کے دو چھوٹے بچوں پر نمونیہ کا شدید حملہ ہوا ہے بچے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ بچوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں۔

روسی وزیر دفاع برما میں

رنگون ۱۲ فروری۔ روس کے وزیر دفاع مارشل جارجی زوکوف کل ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی سے رنگون پہنچ گئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳؍ فروری ۱۹۵۶ء

غلط طریق

مولانا محمد حنیف صاحب ندوی نے جو آج کل سرکاری ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور کے ملازم ہیں۔ اور ادارہ مذکور کی پالیسی کے مطابق کتب تصنیف و تالیف فرماتے ہیں۔ اور اہلحدیث کے ہفت روزہ الاعتصام کے بانی بھی ہیں۔ ایک مقالہ "خلیفہ معزول ہو سکتا ہے" کے زیر عنوان قسط وار الاعتصام میں شروع کیا تھا۔ انہوں نے یہ دعویٰ فرمایا تھا۔ کہ وہ اس موضوع پر علمی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم پہلے بھی الفضل میں لکھ چکے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بطور ایک عالم دین ہونے کے قرآن و سنت کے حوالوں سے اس مسئلہ پر بحث کرتے۔ انہوں نے اپنا ہی ایک خود ساختہ اصول پیش کر کے اس پر الفاظ کی ایک عمارت تیار کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور نہایت غیر متعلقہ باتوں میں دو اقساط ختم کر دیں۔

ہم نے الفضل میں اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ خلافت پر علمی بحث میں ایسی غیر متعلقہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں ہم نے لکھا تھا۔ کہ احمدیت پر ناجائز تنقید کا یہ موقع نہ تھا۔ اور نہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام تراشی کی کوئی ضرورت تھی۔ چنانچہ ہم نے لکھا کہ

"ہم یہاں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی حکومت سے تعاون خالصتہً للہ کیا۔ یا خدا نخواستہ نفسانی مفاد کے لئے کیا اور کہ آپ منفرد نہیں بلکہ آپ نے وہی کیا۔ جو آپ سے پہلے بھی بڑے بڑے جید علماء اسلام کرتے چلے آئے تھے۔ جن میں حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور سید شاہ اسماعیل علیہ الرحمۃ جیسی عظیم ہستیاں بھی شامل ہیں"۔ (الفضل ۲۴ جنوری)

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ الاعتصام جیسا کہ ہم نے درخواست کی تھی قرآن و سنت سے مسئلہ خلافت پر روشنی ڈالتا۔ اور اپنا نقطۂ نظر پیش کرتا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ندوی صاحب کی شروع ہی سے نیت حقیقی مسئلہ بیان کرنے کی نہیں تھی۔ بلکہ محض احمدیت کے خلاف نعرہ بازی کی غرض سے اس مضمون کو چھیڑا گیا تھا۔ چنانچہ اصل مسئلہ پر تو مولانا خاموش ہو گئے ہیں۔ مگر مدیر الاعتصام نے غیر متعلقہ سوال "انگریزی حکومت سے تعاون" پر ایک طویل مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم فرما دیا ہے

اس مقالہ میں ہمارے محولہ بالا الفاظ نقل کر کے مدیر محترم فرماتے ہیں کہ

"ان الفاظ میں الفضل نے اس حقیقت کی وضاحت کر دی ہے۔ کہ مرزا صاحب انگریز اور اس کی حکومت کے حامی تھے۔ لیکن خالصتہً للہ تھے"۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ مدیر محترم "خالصتہً للہ" کے معنی سمجھتے ہیں۔ اگر وہ یہ تسلیم کر لیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعاون خالصتہً للہ تھا۔ تو بحث ختم ہو جانی چاہیئے تھی۔ مگر آپ نے یہاں بحث ختم نہیں کی۔ بلکہ آپ لکھتے ہیں :۔

"واقعہ یہ ہے۔ کہ انگریز جب ہندوستان میں آیا۔ تو اس نے مسلمانوں کی تہذیب اور ان کے جذبۂ اسلام کو بالکل ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا تھا۔ وہ ایک ثانیہ کے لئے بھی یہ نہیں چاہتا تھا۔ کہ مسلمان زندگی کے کسی شعبہ میں بھی ترقی کریں۔ کیونکہ انگریز نے مسلمان سے حکومت چھینی تھی۔ اور سیاسی لحاظ کا تقاضا یہ تھا۔ کہ مسلمان کسی بھی وقت اپنی چھنی ہوئی سلطنت کے حصول کے لئے میدان محاربہ میں اتر سکتے تھے۔ (اور اترے) اس خطرہ کا سدّباب قدرتی طور سے اسی طرح ہو سکتا تھا۔ کہ مسلمانوں کو ہر لحاظ سے مجبور و بے بس کر دیا جاتا۔ تاکہ ان کی قوتِ عمل ختم ہو جائے۔ اور انگریز آرام سے دادِ حکومت دیتے رہیں۔ اس کے لئے ان کو لازماً ایسے مسلمانوں کی ضرورت تھی۔ جو اس باب میں ان کے معاون ہوتے۔ اور ان کے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے ان کے رفیقِ کار ثابت ہوتے۔ چنانچہ ان کی نگاہِ انتخاب قادیان کے ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب پر پڑتا۔ اور مرزا صاحب نے اپنی خدمات ان کے حوالے کر دیں۔ اسی لئے مرزا صاحب نے بار بار اپنی کتابوں میں اپنے کو انگریز اور اس کی حکومت کا فدائی اور جاں نثار لکھا ہے۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ وہ فی الواقع ان کے خود کاشتہ پودا تھے۔ مرزا صاحب کی ساری تحریر کا اصلی محور اور ان کی تصنیفات کا مرکزی نقطہ مسلمانوں کو ملعون و مرتد قرار دینا اور لوگوں پر انگریز کے حسنات بیان کرنا اور ان کے نظامِ حکومت کی برکات ثابت کرنا ہے۔ اور کچھ نہیں۔"

اب جو شخص ہندوستان میں انگریزی عہد کی تاریخ جانتا ہے۔ وہ اچھی طرح سے جان سکتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحبؑ پر الاعتصام کے مدیر محترم نے جو الزام لگایا ہے۔ وہ سراسر بے بنیاد ہے۔ ۱۸۳۵ء میں حضرت سید احمد بریلوی اور حضرت شاہ اسماعیل علیہما الرحمۃ بالاکوٹ میں گھر کر شہید ہو چکے تھے۔ اور اسی سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اب ذرا ۱۸۳۵ء تک ہندوستان میں انگریزی تسلط کی تاریخ ملاحظہ فرمایئے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ آپ کی پیدائش کے سال تک تقریباً تمام ہندوستان پر بطور قوت فائقہ کے چھا چکے تھے۔ ۱۸۴۹ء میں جب آپ کی عمر صرف پندرہ سال کی تھی۔ پنجاب وغیرہ بھی سکھوں کے قبضہ سے نکل کر براہِ راست انگریز کے قبضہ میں آ چکا تھا۔ اور اس وقت تک تمام راجے مہاراجے اور نواب یہاں تک کہ شہنشاہ دہلی بھی ان کا وظیفہ خوار ہو چکا تھا۔ اور ۱۸۵۷ء میں سلطنت دہلی کا برائے نام نام و نشان بھی مٹ چکا تھا۔ اس وقت حضرت مرزا صاحبؑ کی عمر صرف ۲۲ سال کی تھی۔

اب برائے خدا بتایا جائے۔ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی وہ کونسی قوت باقی تھی۔ جس کو ختم کرنے کے لئے انگریزوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اس قوت کو ملیا میٹ کرنے کے لئے کھڑا کیا۔ یہ تو ایک عقل اور غور و فکر کی بات ہے۔ اصل بار جو الاعتصام کے مدیر محترم پر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا عہدنامہ یا خط و کتابت پیش کریں۔ جس سے انگریزوں اور آپؑ کے درمیان ایسی سازش کا نشان ملتا ہو۔ اگر مدیر محترم مسلمان ہیں اور قرآن پاک کے حکم ان بعض الظن اثم کا ذرا بھی دل میں خوف رکھتے ہیں۔ تو ان کو نہایت واضح طور پر اس کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے۔ اور جب تک وہ ایسا نہ کر سکیں۔ ہر قانون اور عدل و انصاف کے ہر اصول کے مطابق نہ صرف یہ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ صاف بری سمجھے جائیں گے بلکہ مدیر محترم غلطی پر تصور ہوں گے۔

ایسی صورت میں انگریزی حکومت سے تعاون کی جو توجیہہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جا بجا اپنی تصانیف میں کی ہے۔ اور جو وضاحت کی ہے۔ کہ ان کا تعاون اسلام کے لئے تھا۔ اور محض اسلام کے لئے اس کو صحیح ماننا پڑے گا۔ مدیر محترم لکھتے ہیں :۔

"کون نہیں جانتا۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی پوری تاریخ میں باطل کی تائید و حمایت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ وہ اپنے زمانہ کے باطل کے خلاف ہمیشہ صف آراء نظر آتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب کی عجیب نبوت ہے۔ کہ اس کا رخ ہی باطل کی تائید و حمایت کی طرف ہے۔ نہ یہ انگریز کی تہذیب پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ نہ اس کے غلط کردار کو موضوع بحث ٹھہراتے ہیں۔ اور نہ ان کی غلط سیاست پر حرف گیری کرتے ہیں۔ بلکہ زندگی کے ہر ہر موڑ اور ہر ہر گوشہ میں انگریز کی حمایت پر کمربستہ نظر آتے ہیں"۔

بے شک آپ نے انگریزی حکومت کو ملک میں امن پیدا کرنے اور قائم رکھنے کے لئے بہترین بیان کیا ہے۔ لیکن یہ سراسر غلط ہے۔ کہ آپؑ نے انگریزی تہذیب پر نکتہ چینی نہیں کی۔ آپؑ نے اپنی تصانیف میں جا بجا اس کی دھجیاں اڑائی ہیں۔ آپؑ نے بالبداہت انگریز کو دجال کا نام دیا۔ اور لطف یہ ہے کہ آپ لوگ ہی اس کا تمسخر بھی اڑاتے رہے ہیں۔ پھر وہ کون ہے۔ جس نے ملکۂ وکٹوریہ کو دعوتِ اسلام دی اور اس کے منہ پر صاف صاف کہا۔ کہ تو ایک مردہ کی پرستش کرتی ہے۔ افسوس یہ ہے۔ کہ آپ لوگ نعرہ بازی کے لئے وہ الفاظ توڑ مروڑ کر تو پیش کرتے ہیں۔ جن سے آپ کی دانست میں نعوذ باللہ انگریز کی چاپلوسی پائی جاتی ہے۔ اور وہ حصے حذف کر جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپؑ کا حکومت سے تعاون محض للّٰہی تھا۔ اور محض اسلام کی خاطر تھا۔

آپؑ نے انگریزی حکومت سے صرف اس لئے تعاون کیا ہے، کہ اس حکومت کی وجہ سے "جہاد بالقلم" کے نئے نئے راستے کھل گئے تھے۔ آپؑ نے بروقت مسلمان اہل علم حضرات کی توجہ اس طرف مبذول کرانے کی کوشش کی اور کہا۔ کہ "شکار خود چل کر تمہارے گھر میں آ گیا ہے۔ اٹھو اور اس کا شکار کر لو۔" مگر آپ لوگوں نے نعرہ بازی کے نقارے بجا بجا کر اس آواز کو دبائے رکھا۔ تا آنکہ وقت نے ثابت کر دیا۔ کہ مسلمانوں کو سیاسی آزادی بھی "قلم کے جہاد" سے ہی حاصل ہوئی۔

(باقی صفحہ ۴ پر)

تعلق باللہ

تقریر حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے۔ جو اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے۔ وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی طرف صدق دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں۔ مگر وہی ان کو مشاہدہ کرتا ہے۔ جو پورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم رحیم ہے۔ مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اس لئے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے۔ وہی اس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے۔ اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں۔ بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے۔ اور اس شدت بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ تو خدا ان کی سنتا ہے۔"

پھر فرمایا:۔

"یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے۔ یہ سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے۔ کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہوتا ہے۔ کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے۔ اور کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منوانا چاہتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات مانتا ہے۔ اور اس کی مرضی کے مطابق کام کرتا ہے۔ پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اس سے منوانا چاہتا ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں مومنوں کی استجابت دعا کا وعدہ کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے ادعونی استجب لکم یعنے تم مجھ سے دعا کرو۔ میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور دوسری جگہ اپنی نازل کردہ قضا و قدر پر خوش اور راضی رہنے کی تعلیم کرتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیئ من الخوف و الجوع ونقص من الاموال والثمرات و بشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پس ان دونوں آیتوں کو ایک جگہ پڑھنے سے صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ دعاؤں کے بارہ میں کیا سنت اللہ ہے۔ اور رب اور عبد کا کیا باہمی تعلق ہے۔"

کامل ایمان اور کامل یقین ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو کامل معرفت اور کامل محبت اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق اور اس کے کامل تعلق کے مقربانہ حواس جن سے خدا تعالیٰ کا دیدار اور اس کے ازلی ابدی حسین چہرہ کی کشش اور دلربا تجلی مشاہدہ میں آ سکتی ہے۔ اس کے متعلق مبنی بر حقیقت وہی علم و معرفت ہو سکتی ہے جسے حضرت مسیح الاسلام باعث فخر امت محمدیہ بلکہ باعث فخر بنی آدم و جان عالم نے ذیل میں تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ خدا تعالیٰ کی وحی یقینی پہلی امتوں میں اکثر مردوں اور عورتوں کو ہوتی رہی ہے۔ اور وہ نبی نہ تھے اس امت میں بھی یقینی اور قطعی وحی کا وجود ضروری ہے تا یہ امت بجائے افضل الامم ہونے کے احقر الامم نہ ٹھہر جائے۔ سو خدا نے آخری زمانے میں اکمل اور اتم طور پر یہ نمونہ دکھایا۔ ان واقعات سے تعجب نہیں کرنا چاہیئے بلکہ درحقیقت انسان کی نجات ہی اسی پر موقوف ہے۔ کہ یا تو وہ خود ایسا شخص ہو۔ جو براہ راست خدا تعالیٰ سے شرف مکالمہ اور مخاطبہ رکھتا ہو۔ مگر ایسا مکالمہ مخاطبہ نہ ہو۔ کہ جس میں قطعی فیصلہ نہ ہو۔ کہ وہ رحمانی ہے یا شیطانی ہے۔ اور یا وہ شخص نجات پا سکتا ہے۔ جو ایسے شخص کا ہم صحبت اور اس کے دامن سے وابستہ ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جس قدر دنیا میں گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی یہی وجہ ہے کہ جس قدر انسان کو دنیا کی لذات اور دنیا کی عزت اور دنیا کے مال و متاع پر یقین ہے۔ یہ یقین آخرت پر نہیں۔ اور جیسا کہ وہ ایک ایسے صندوق پر توکل کر سکتا ہے۔ جو قیمتی جواہرات اور خالص سونے سے بھرا ہوا ہے۔ اور اس کے قبضہ میں ہے۔ ایسا وہ خدا پر توکل نہیں کر سکتا اور جیسا کہ دنیا کی گورنمنٹ اور دنیا کے حکام سے لوگ ڈرتے ہیں۔ اور مداہنہ سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسا خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ اس کا کیا سبب ہے۔ یہی سبب ہے کہ دنیا کے پیش افتادہ اسباب اور وسائل ان کی نظر میں ایسے یقینی ہیں کہ دینی عقائد ان کے آگے کچھ بھی چیز نہیں۔ اب اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جونکہ نجات بجز حق الیقین کے ممکن نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ یعنے جو شخص اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ اس دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ بلکہ اس سے بھی بدتر۔ تو بغیر یقین کامل کے کیونکر نجات ہو۔ اور اگر ایک مذہب کی پابندی سے نجات نہیں۔ تو اس مذہب سے حاصل کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں تو یقین کے چشمے جاری تھے۔ اور وہ خدائی نشانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ اور انہیں نشانوں کے ذریعہ سے خدا کے کلام پر انہیں یقین ہو گیا تھا۔ اس لئے ان کی زندگی نہایت پاک ہو گئی تھی۔ لیکن بعد میں جب وہ زمانہ جاتا رہا۔ اور اس زمانہ پر صدہا سال گزر گئے۔ تو پھر ذریعہ یقین کا کونسا تھا۔ یہ سچ ہے۔ کہ قرآن شریف ان کے پاس تھا۔ اور قرآن شریف اس ذوالفقار تلوار کی مانند ہے۔ جس کے دو طرف دھاریں ہیں۔ ایک طرف کی دھار مومنوں کی اندرونی غلاظت کو کاٹتی ہے۔ اور دوسری طرف کی دشمنوں کا کام تمام کرتی ہے۔ مگر پھر بھی وہ تلوار اس کام کے لئے ایک بہادر کے دست و بازو کی محتاج ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب پس قرآن سے جو تزکیہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کو

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک زریں تاریخ ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے نہایت ہی واضح الفاظ میں وحی پا کر وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس کے ہم سب زندہ گواہ ہیں۔

چونکہ ۲۰ فروری قریب آ رہی ہے۔ سیکرٹری صاحبان اصلاح و ارشاد ابھی سے اس دن اپنے اپنے مقام پر یوم مصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دیں۔ مناسب لٹریچر الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے منگوا کر تقسیم کریں۔ اور تقاریر کے ذریعہ اپنوں اور دیگر احباب کو اس پیشگوئی کی سچائی سے واقف اور آگاہ کریں۔

ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

کیسا بیان نہیں کیا۔ بلکہ وہ نبی کی صفت میں داخل کر کے بیان کیا۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام یونہی آسمان سے کبھی نازل نہیں ہوا۔ بلکہ اس تلوار کو چلانے والا بہادر ہمیشہ ساتھ آیا ہے۔ جو اس تلوار کا جوہر شناس ہے۔ لہذا قرآن شریف پر سچا اور تازہ یقین دلانے کے لئے اور اس کے جوہر دکھانے کے لئے اور اس کے ذریعے اتمام حجت کرنے کے لئے ایک بہادر کے دست و بازو کی ہمیشہ حاجت ہوتی رہی ہے۔ اور آخری زمانہ میں یہ حاجت سب سے زیادہ پیش آئی۔ کیونکہ دجالی زمانہ ہے۔ اور زمین و آسمان کی باہمی لڑائی ہے۔ غرض جب خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جو شخص اس جہان میں اندھا ہے۔ وہ دوسرے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ تو ہر ایک طالب حق کے لئے ضروری ہوا۔ کہ اسی جہان میں آنکھوں کا نور تلاش کرے۔ اور زندہ مذہب کا طالب ہو۔ جس میں زندہ خدا کے انوار نمایاں ہوں۔ وہ مذہب مردار ہے۔ جس میں ہمیشہ کے لئے یقینی وحی کا سلسلہ جاری نہیں۔ کیونکہ وہ انسان پر یقین کی راہ بند کرتا ہے۔ اور ان کو قصوں کہانیوں پر چھوڑتا ہے۔ اور انہیں خدا سے ناامید کرتا اور تاریکی میں ڈالتا ہے۔ اور کیونکر کوئی مذہب خدا نما ہو سکتا ہے۔ اور کیونکر گناہوں سے چھڑا سکتا ہے۔ جب تک کوئی یقین کا ذریعہ اپنے پاس نہیں رکھتا۔ اور جب تک سورج نہ چڑھے۔ کیونکر دن چڑھ سکتا ہے۔ پس دنیا میں سچا مذہب وہی ہے۔ جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھاتا ہے۔ باقی لوگ اسی زندگی میں دوزخ میں گرے ہوئے ہیں۔ بھلا بتلاؤ۔ کہ ظن بھی کچھ چیز ہے۔ جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں۔ کہ شاید یہ بات صحیح ہے یا غلط یاد رکھو۔ کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش کے ساتھ کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں دنیا کی دولت و حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پرواہ ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۹۲)

پھر فرماتے ہیں۔

"یقین اپنے نوروں کے سمیت آتا ہے۔ کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا ہے۔ مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے۔ تو تم اس سے انکار نہ کرتے۔ جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا۔ اے غافلو! یقین کے بغیر کوئی عمل آسمان پر نہیں جا سکتا۔ اور اندرونی کدورتیں اور دل کی مہلک بیماریاں بغیر یقین کے دور نہیں ہو سکتیں۔ جس اسلام پر تم فخر کرتے ہو۔ رسم اسلام ہے۔ نہ کہ حقیقت اسلام حقیقی اسلام سے شکل بدل جاتی ہے۔ اور دل میں ایک نور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور سفلی زندگی مر جاتی ہے۔ اور ایک اور زندگی پیدا ہوتی ہے۔ جس کو تم نہیں جانتے یہ سب کچھ یقین کے بعد آتا ہے۔ اور یقین اس یقینی کلام کے بعد جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور خدا خدا کے ذریعہ سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ نہ کسی اور ذریعہ سے۔ تم سے کون ہے جو اپنے ہم کلام کو شناخت نہیں کر سکتا۔ پس اسی طرح مکالمات کی حالت میں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ بندہ کا دعا کرنا اور خدا تعالیٰ کا لطف اور رحم سے اس دعا کا جواب دینا نہ ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ بعض موقعہ پر بیس بیس دفعہ یا تیس تیس دفعہ یا پچاس پچاس دفعہ یا قریباً تمام رات یا قریباً تمام دن ہر ایک دعا کا جواب پاتا اور جواب بھی فصیح تقریریں اور بعض دفعہ ایسی زبانوں میں جن کا علم بھی نہیں ہوتا۔ اور پھر اس کے ساتھ نشانوں کی بارش اور معجزات اور تائیدوں کا سلسلہ کیا یہ ایسا امر ہے۔ کہ اس قدر مسلسل مکالمات اور مخاطبات اور آیات بینات کے بعد خدا کے کلام میں شک رہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ایسا امر ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے بندہ اسی عالم میں اپنے خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اور دونوں عالم اس کے لئے بلا تفاوت یکساں ہو جاتے ہیں۔ اور جس طرح نورہ کے استعمال سے یک دفعہ بال گر جاتے ہیں۔ ایسا ہی اس نور کے نزول اجلالی سے وحشیانہ زندگی کے بال جو جرائم اور معاصی سے مراد ہے۔ کالعدم ہو جاتے ہیں۔ اور انسان مُردوں سے بیزار ہو کر اس دلارام زندہ کا عاشق ہو جاتا ہے۔ جس کو دنیا نہیں جانتی۔ اور جیسا کہ تم دنیا کی چیزوں سے بے صبر ہو ویسا ہی وہ خدا کی دوری پر صبر نہیں کر سکتا۔

غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔ جب خدائے ذوالجلال کسی اپنے بندہ کو اپنی طرف کھینچنا چاہتا ہے۔ تو اپنا کلام اس پر نازل کرتا ہے۔ اور اپنے مکالمات کا اس کو شرف بخشتا ہے۔ اور اپنے خارق عادت نشانوں سے اس کو تسلی دیتا ہے۔ اور ہر ایک پہلو سے اس پر ثابت کر دیتا ہے۔ کہ یہ اس کا کلام ہے۔ تب وہ کلام قائم مقام دیدار کا ہو جاتا ہے۔ اس روز انسان سمجھتا ہے۔ کہ خدا ہے۔ کیونکہ انا الموجود کی آواز سنتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے کلام سے پہلے اگر انسان کا خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان ہوتا ہے۔ تو بس اسی قدر کہ وہ مصنوعات پر نظر کر کے یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ اس ترکیب محکم ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ کہ درحقیقت وہ صانع موجود بھی ہے۔ یہ مرتبہ ہرگز بجز مکالمات الٰہیہ کے حاصل نہیں ہو سکتا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۹۲-۹۵)

دراصل یقین جس کے اوپر نجات کا سارا دارومدار ہے۔ اور جس کا حاصل ہونا خدا تعالیٰ کے تازہ کلام اور وحی مقدس اور خدا تعالیٰ کے تازہ نشانات اور آیات بینات جن کے ذریعے نوع انسان کے علم اور عقل والوں پر خدا تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کی تبلیغ رسالت کے ذریعہ سے اتمام حجت کا ہونا بلحاظ ان کے بشیر اور نذیر ہونے کے ضروری ہوتا ہے۔ اس یقین کے مراتب میں بھی سب انسان یکساں نہیں ہوتے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے انبیاءؑ اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے مختلف حیثیت کی شان کے منعمین کے درجات میں فرق کا پایا جانا ان کے ایمان اور یقین اور اعمال صالحہ اور اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی معرفت اور محبت اور تعلق باللہ کے مختلف مدارج پر دلالت کرتا ہے۔ نور ایمان یقینی مراتب کی کمی بیشی کے لحاظ سے اسی طرح کا فرق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جیسا کہ آفتاب اور مہتاب اور کواکب اور نجوم کے نور میں فرق ہے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم سے واضح ہے۔ یقین کے متعلق بھی تین طرح کے مراتب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اول علم الیقین کا مرتبہ۔ دوسرا عین الیقین کا۔ تیسرا حق الیقین۔

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام ان مراتب ثلٰثہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

"ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ کہ پہلی قسم وحی یا خواب کی محض علم الیقین تک پہنچاتی ہے۔ جیسا کہ ایک شخص اندھیری رات میں ایک دھواں دیکھتا ہے۔ اور اس سے ظنی طور پر استدلال کرتا ہے۔ کہ اس جگہ آگ ہوگی۔ اور وہ استدلال ہرگز یقینی نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے۔ کہ وہ دھواں نہ ہو۔ بلکہ ایسی غبار ہو۔ جو دھوئیں سے متشابہ ہو۔ یا دھواں تو ہو۔ مگر وہ ایک ایسی زمین سے نکلتا ہو۔ جس میں کوئی مادہ آتشی موجود ہو پس یہ علم ایک عقلمند کو اس کے ظنوں سے رہائی نہیں بخش سکتا۔ اور اس کو کوئی ترقی نہیں دے سکتا۔ بلکہ صرف ایک خیال ہے۔ جو اپنے ہی دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ پس اسی علم کی حد تک ان لوگوں کی خوابیں اور الہام ہیں۔ جو محض دماغی بناوٹ کی وجہ سے ان کو آتی ہیں۔ کوئی عملی حالت ان میں موجود نہیں۔ یہ تو علم الیقین کی مثال ہے۔ اور جس شخص کی خواب اور الہام کا سرچشمہ یہی درجہ ہے۔ اس کے دل پر اکثر شیطان کا تسلط رہتا ہے۔ اور اس کو گمراہ کرنے کے لئے وہ شیطان بعض اوقات ایسی خوابیں یا الہام پیش کر دیتا ہے۔ جن کی وجہ سے وہ اپنے تئیں قوم کا پیشوا یا رسول کہتا ہے۔ اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ جموں کا رہنے والا بدقسمت چراغ دین۔" (باقی)

درخواست دعا

میری بچی عزیزہ آمنہ فوزیہ سلمہا بعمر ۵ سال پندرہ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اب ڈاکٹروں نے ٹائیفائڈ تشخیص کیا ہے۔ بچی بہت کمزور ہو رہی ہے۔ اس لئے تشویش ہے۔ صحابہ کرام اور مخلصین جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت عاجلہ اور کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار قریشی فیروز محی الدین شاہد سابق مبلغ سنگا پور۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

اور پاکستان جیسی سب سے بڑی اسلامی مملکت دنیا کے پردہ پر معرضِ وجود میں صرف اسی جہاد کے طفیل قائم ہوئی

کاش آپ ان باتوں پر غور و فکر کریں۔ اور مخالفت برائے مخالفت کا خیال چھوڑ دیں۔ اور اسلام اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی بجائے انہیں سلامت روی اختیار کرنے میں مدد دیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ فروری ۵۷ء

خدام کی فوری توجہ کے لئے

تعمیر دفتر مرکزیہ کے لئے ذی استطاعت خدام سو سو روپیہ پیش کریں

از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۵۶ء کے شوریٰ کے اجلاس میں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تعمیر کا معاملہ پیش ہوا تھا اور اس میں ہم سب نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ پوری کوشش اور جد و جہد کر کے دفتر کو مکمل کیا جائے۔ کیونکہ جب تک دفتر کی عمارت مکمل نہیں ہوتی۔ خدام الاحمدیہ کی سکیموں کو پوری طرح جاری نہیں کیا جا سکتا

اب تک دفتر کے صرف چار کمرے ہیں اور وہ کمرے بالکل ناکافی ہیں۔ انصار اللہ نے اپنے دفتر کی تعمیر کا کام پچھلے سال شروع کیا تھا اور ایک سال کے اندر انہوں نے دفتر کو مکمل کر لیا ہے اور ایک ہال بھی بنا لیا ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا دفتر بھی مکمل ہے۔ لیکن خدام جو نوجوان ہیں اور جن کی ہمتیں بلند اور ارادے بہت اونچے ہیں۔ اور جن کا ہر کام میں پیش پیش رہنا ضروری ہے! ان کا دفتر ابھی نامکمل ہے پس ان حالات میں خدام کا فرض ہے کہ وہ دفتر کی تعمیر کی طرف فوری توجہ کریں۔

قائدین علاقائی اور قائدین اضلاع پر اس بارے میں بہت ذمہ داری آتی ہے۔ اُن کو چاہیئے کہ اپنے اپنے علاقہ اور ضلع کے قائدین کو فوری توجہ دلائیں کہ وہ تعمیر دفتر کے لئے فوری جد و جہد شروع کر دیں — ایسے خُدام جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے ان سے کم از کم یکصد روپیہ لیا جائے۔ اگر یکصد روپیہ دینے والے چار سو خدام بلند ہمتی کا ثبوت دیں۔ تو دفتر مکمل ہو سکتا ہے۔

یہ حقیقت ہے۔ کہ اتنی تعداد میں ایسے خدام موجود ہیں جو سو سو روپیہ آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔ بلکہ جہاں تک میرا ذاتی علم ہے ایسے بھی خدام ہیں جو ہزار ہزار روپیہ اس غرض کے لئے دے سکتے ہیں۔ قائدین علاقائی اور قائدین اضلاع کو تمام ایسے خدام کی فہرست تیار کر لینی چاہیئے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اتنی مالی وسعت دی ہے کہ وہ تعمیر دفتر کے لئے یکصد روپیہ دے سکیں اور اس فہرست کی ایک نقل دفتر مرکزیہ میں بھی بھجوا دینی چاہیئے۔ تاکہ دفتر کو بھی اندازہ ہو سکے۔

وہ خدام جو اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ انشاء اللہ ان کے نام خدام الاحمدیہ کے دفتر کے ہال میں کندہ کروا دیئے جائیں گے اور آنیوالی نسلیں ان کے لئے دعا کریں گی علاوہ ازیں ایسے خدام کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خاص طور پر دعا کے لئے بھی پیش کئے جائیں گے۔

بہر حال ہمیں فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ تاکہ دفتر کی عمارت مکمل ہو سکے۔ اور امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ کہ ان کا دفتر مکمل ہے اسی طرح یہ کوشش کی جائے۔ کہ جو خدام سو سو روپیہ کی ذیل میں نہ آئیں۔ وہ خود اپنی استطاعت کے مطابق اکٹھا چندہ ادا کر دیں۔ در حقیقت کوئی ایسا خادم نہیں ہونا چاہیئے جس نے اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ ٭٭

روحانی ٹرنک کال

از مکرم چوہدری احمد جان صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید

مادی ٹیلیفون

الفضل مورخہ ۲۳/۱/۵۷ء میں مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ احباب اپنے ٹیلیفون نمبروں سے مرکز کو مطلع فرما دیں۔ کیونکہ ربوہ میں ٹیلیفون ایکسچینج کھل چکا ہے۔ اور ربوہ کی ترقی کے پیش نظر احمدی احباب کے ٹیلیفون نمبروں کا علم ہونا ضروری ہے

روحانی ٹیلیفون

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر جنوری ۱۹۵۷ء میں فرمایا کہ الٰہی منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے لئے برکت اور ترقی کے سامان کرے اور دنیا میں اسلام کا پیغام پھر زندہ ہو۔ حضور نے خطبہ میں اپنی رؤیا مبارک کا ذکر کرتے ہوئے ایک روحانی ٹرنک کال کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ حضور کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ٹرنک کال اپنے پیارے بیٹے کے نام

"میں نے تمہیں ٹرنک کال کی تھی۔ میں نے کہا حضور آپ نے ٹرنک کال کی ہوگی مگر وہ مجھے نہیں ملی۔ میں تو مسجد مبارک کے اوپر تھا اور وہاں ٹیلیفون نہیں۔ بہر حال آپ کی ٹرنک کال مجھے نہیں ملی۔ میرے دل میں خود ہی خواہش پیدا ہوئی کہ میں حضور کو دیکھوں اسلئے میں آ گیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھلی تو میرا ذہن اس طرف گیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اگلے جہان میں بھی ٹرنک کال کا طریق جاری کیا ہوا ہے۔ جب اگلے جہان کی روحیں لوگوں سے ملنا چاہتی ہیں تو فرشتے ٹیلیفون لگا دیتے ہیں صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ یہاں کی ٹرنک کال کانوں سے سنی جاتی ہے اور وہاں کی ٹرنک کال دل سے سنی جاتی ہے۔ اگلے جہان میں جب کسی روح کا دل چاہتا ہے کہ وہ دنیا میں اپنے کسی پیارے کو دیکھے یا کسی رشتہ دار سے ملے۔ تو فرشتے اسے ٹیلیفون پر کھڑا کر دیتے ہیں"۔

رشتہ داروں کا پیغام اپنے عزیزوں کے نام

ہر مخلص کے مالک حقیقی سے جا ملنے والے رشتہ داروں کی طرف سے انہیں ٹیلیفون آ رہے ہیں کہ جب وہ زندہ تھے تو دین کے راستہ میں بڑی بڑی مالی قربانی کرنے کی توفیق پاتے تھے۔ مگر جب مشیت ایزدی نے انہیں اپنی طرف بلا لیا تو ظاہری قربانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اب یہ فرض ان عزیزوں پر عائد ہوتا ہے۔ جن پر ان مرحومین نے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے پرورش کی اور انہیں باقیات صالحات کے طور پر اپنی قائمقامی میں چھوڑا کہ وہ کم از کم ڈیڑھ ڈیڑھ صد روپیہ فی کس تعمیر مسجد جرمنی کے لئے بذریعہ وکالت مال انہیں پہنچائیں تا یہ ان کے لئے صدقہ جاریہ کا کام دے۔

مخلصین جماعت! جلد کیجئے اور اپنے مرحومین کی اس خواہش کو پورا کر کے فوری طور پر انہیں مطمئن کیجئے اور عملی ثبوت دیجئے کہ آپ ان کے وفادار ہیں۔ اور ان کے مرتبہ کو پورا کرنے والے ہیں۔

آٹھ صد ۸۰۰ مخلصین کی ضرورت

مسجد جرمنی کی تعمیر کا کام انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ تک شروع ہو جائے گا۔ فی الحال ہمیں آٹھ صد مخلصین کی ضرورت ہے۔ جو ڈیڑھ ڈیڑھ صد کی رقم اپنے مرحومین کی طرف سے ادا کریں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے۔

(آمین)

٭٭ بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے نوجوانوں کے دلوں کو کھولدے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہر تحریک میں پیش پیش نظر آئیں۔

بگو شیدا اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا!
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء تک منظور کئے جاتے ہیں احباب مطلع رہیں۔
ناظر اعلیٰ

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری عبدالکریم صاحب	پریذیڈنٹ	تہال ضلع گجرات
۲	چوہدری کرم داد صاحب	وائس پریذیڈنٹ	" "
۳	چوہدری نواب دین صاحب	محصل	" "
۴	منشی صاحبداد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۵	چوہدری اللہ دتہ صاحب	خزانچی	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	میاں مہر محمد صاحب	پریذیڈنٹ	دودہ ضلع سرگودھا
۲	میاں سلطان احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳	میاں لنگر خانصاحب	خزانچی	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	سعد اللہ خانصاحب	پریذیڈنٹ	ترنگ زئی ضلع پشاور
۲	غلام اکبر صاحب احمدی	سیکرٹری جنرل و مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	ملک چراغ شاہ صاحب	پریذیڈنٹ	چینی بابا ضلع پشاور
۲	ملک محمد جمشید خانصاحب دبی اے ایل ایل بی	سیکرٹری جنرل و مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	مولانا عبدالغنی صاحب	پریذیڈنٹ	شیخ محمدی ضلع پشاور
۲	ملک عبدالقیوم خانصاحب	سیکرٹری جنرل و مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری صاحبداد صاحب	پریذیڈنٹ	ماجرہ ضلع گجرات
۲	جمعدار تاج الدین صاحب پنشنر	سیکرٹری مال	" "
۳	چوہدری محمد شریف صاحب	امین	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری محمد خانصاحب	پریذیڈنٹ	بیلا دیور ضلع شیخوپورہ
۲	مولوی عبدالکریم صاحب	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	مرزا عزیز محمد صاحب	پریذیڈنٹ	چیچہ وطنی ضلع منٹگمری
۲	چوہدری نثار احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری غلام سرور خانصاحب	پریذیڈنٹ ۔ امین	بالاکوٹ ضلع ہزارہ
۲	ایم حفیظ اللہ صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
۳	نواب خانصاحب	سیکرٹری مال	" "
۴	محمد زمان خانصاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" "
۵	ملک آمان خانصاحب	سیکرٹری تعلیم	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری نذر احمد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۳۷ ضلع میانوالی
۲	ڈاکٹر غفور احمد صاحب شاکر	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری اللہ دتہ صاحب	پریذیڈنٹ	حسن پورہ ضلع ملتان
۲	محمد اسمٰعیل صاحب	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	ملک محمد دین صاحب دوکاندار	سیکرٹری مال وضیافت	محمود آباد جہلم
۲	ملک محمد اسمٰعیل صاحب	سیکرٹری زراعت	" "
۳	ملک محمد شریف صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "
۴	چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب	سیکرٹری امور عامہ واصلاح وارشاد	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری رحمت اللہ صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۶۶ ج ب ضلع لائلپور
۲	عبدالعزیز صاحب	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	سید صفدر علی شاہ صاحب	پریذیڈنٹ	داؤد خیل ضلع میانوالی
۲	فضل الرحمٰن صاحب	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری محمد حیات صاحب	پریذیڈنٹ	جوہر آباد ضلع سرگودھا
۲	ماسٹر احمد دین صاحب	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری رحمت خانصاحب نمبردار	پریذیڈنٹ	گنگ چنیں ضلع گجرات
۲	روشن دین صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳	مرزا خانصاحب	جنرل سیکرٹری	" "
۴	مولوی جلال الدین صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری محمود احمد صاحب بھٹی	پریذیڈنٹ	چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا
۲	چوہدری پیر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
۳	چوہدری عبدالغفور صاحب	سیکرٹری وصایا	" "
۴	حکیم علی حسن صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" "
۵	ماسٹر لطیف احمد صاحب عارف	سیکرٹری تعلیم	" "
۶	چوہدری شریف احمد صاحب بھٹی	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	میاں عبدالرحمٰن صاحب	پریذیڈنٹ	پنڈی چری ضلع شیخوپورہ
۲	میاں ولی محمد صاحب	سیکرٹری مال	" "

نمبر	نام	عہدہ	جماعت
۱	محمد ظریف صاحب وکیل	جنرل سیکرٹری وامور عامہ	مردان
۲	میاں محمد حسین صاحب	سیکرٹری مال	" "
۳	مولوی عبدالرحمٰن صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "
۴	سید مبارک علی شاہ صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" "
۵	شیخ نیاز الدین صاحب	سیکرٹری ضیافت	" "
۶	بابو محمد اعظم صاحب	محاسب	" "

"اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لو کہ اس امت پر یہ دن پھر نہیں آئیں گے۔" کیا آپ نے ابھی تک تحریک جدید کا وعدہ نہیں کیا۔ ورنہ فوری اپنا وعدہ لکھ کر مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

گمشدہ اشیاء

گذشتہ دنوں میری سائیکل کی سبز رنگ کی گدی اور ایک عدد بوری دارالرحمت وسطی یا شرقی میں کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور فرمائیں۔ (چوہدری) محمد انور دارالصدر غربی۔ ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کو مختلف پریشانیاں لاحق ہیں، احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین۔ نیز میری والدہ صاحبہ کی صحت اور درازئی عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد یوسف

نئے مرکزی میزانیہ میں تین لاکھ روپے کی بچت

پٹرول سیمنٹ عمدہ کپڑے تمباکو اور چائے پر ٹیکسوں میں اضافہ

کراچی ۱۰ فروری۔ وزیر خزانہ سید امجد علی نے آج شام قومی اسمبلی میں ۵۸-۱۹۵۷ء کا بجٹ پیش کر دیا۔ آپ نے اعلان کیا کہ اگلے مالی سال میں ایک ارب ۳۱ کروڑ ۳۹ لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔ اور اخراجات کا تخمینہ ایک ارب ۳۹ کروڑ ۲۱ لاکھ روپے ہے۔ اس طرح سات کروڑ ۸۲ لاکھ روپے کا خسارہ ہوگا۔ لیکن نئے ٹیکسوں سے سات کروڑ پچاس لاکھ روپے وصول ہوں گے جس سے اصل خسارہ تین لاکھ روپے کی بچت میں تبدیل ہو جائے گا۔

مستقل آمدنی کا تخمینہ دو ارب ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے اور مستقل اخراجات کا تخمینہ بھی اسی قدر لگایا گیا ہے۔ بجٹ میں جن اشیاء پر ٹیکسوں اور محصول میں اضافہ کیا گیا ہے ان میں خام تمباکو، چائے، پٹرول، ڈیزل آئل، بھٹی میں جلنے والا تیل، اسفالٹ، سیمنٹ اور سوتی کپڑے کی بعض اقسام شامل ہیں۔ براہ راست ٹیکسوں کے سلسلہ میں صنعتوں کے لئے انکم ٹیکس کی مراعات برقرار رکھی گئی ہیں اور صنعتوں میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لئے بعض دوسری مراعات اور آسانیاں پیدا کر دی گئی ہیں۔

پچپن ہزار روپے سے زائد سالانہ آمدنی پر سپر ٹیکس کی شرح بڑھا دی گئی ہے۔

بجٹ کے قابل ذکر پہلو

نئے ٹیکسوں کے ساتھ آمدنی کا تخمینہ ایک ارب انتالیس کروڑ چوبیس لاکھ روپے اور اخراجات کا تخمینہ ایک ارب انتالیس کروڑ اکیس لاکھ روپے ہے۔

سرمایہ کی مد میں آمدنی اور اخراجات متوازن رکھے گئے ہیں۔ اس مد میں آمدنی دو ارب نو کروڑ اٹھتر لاکھ روپے ہوگی اور خرچ بھی تقریباً اتنا ہی ہوگا۔

دفاع پر آمدنی اور سرمایہ کی مدوں میں سے اٹھاسی کروڑ ستاون لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ یہ رقم گذشتہ سال کے دفاعی اخراجات سے سات کروڑ اڑتیس لاکھ روپے زیادہ ہے۔

نئے سال کے بجٹ میں ترقیاتی منصوبوں پر ایک ارب اکسٹھ کروڑ روپے خرچ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس مد کے لئے اتنی رقم اس سے پہلے کبھی نہیں رکھی گئی تھی۔

بجٹ میں حکومت کی تجارتی سکیموں پر اخراجات کا تخمینہ انچاس کروڑ چوبیس لاکھ روپے ہے۔ گذشتہ سال کے مقابلہ میں یہ رقم دوگنی ہے۔

صنعتی ترقی کے لئے انیس کروڑ چون لاکھ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ زراعتی ترقی کی سکیموں پر تیس کروڑ اکہتر لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ اور ایندھن اور بجلی کے منصوبوں پر سات کروڑ ستاون لاکھ روپیہ بطور قرض دینا منظور کیا گیا ہے۔ یہ رقم گذشتہ سال کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ دوسری طرف صوبوں کو دی جانے والی امدادی رقوم میں کمی کر دی گئی ہے۔ اس سال آمدنی کی مد میں سے صوبوں کو صرف دو کروڑ اٹھانوے لاکھ روپے امداد کے طور پر دئے جائیں گے۔

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان سفر کی حوصلہ افزائی کے لئے حکومت پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کو فی مسافر جو رقم اپنی جانب سے ادا کرتی تھی۔ اس میں اضافہ کر دیا گیا ہے مثال کے طور پر پہلے لاہور اور ڈھاکہ کے درمیان حکومت فی مسافر ۸۰ روپے امداد دیتی تھی۔ اب یہ رقم ۱۲۵ روپے کر دی گئی ہے۔

آمدنی کی مد سے دوسرے چھوٹے اخراجات کی تفصیل یہ ہے:۔ درجہ چہارم کے سرکاری ملازموں کی مالی امداد کے لئے تیس لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے — عام انتخابات کے انتظامات کے لئے ڈیڑھ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ کراچی یونیورسٹی کو چالیس لاکھ روپے دئے جائیں گے — کراچی میں بنگالی کے دو سکول کھولنے کے لئے ساڑھے چار لاکھ روپے منظور کئے گئے ہیں — بنگالی زبان کی ترقی کے لئے تین لاکھ روپے مخصوص کئے گئے ہیں فنکاروں، ادیبوں اور صحافیوں کے پسماندگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے۔

فنون لطیفہ، ادب۔ سائنس۔ نرسنگ اور کھیتی باڑی وغیرہ میں نمایاں خدمات سرانجام دینے والوں کے لئے ایک لاکھ روپیہ تقسیم کیا جائے۔ اتنی ہی رقم صنعتی ترقی کے لئے قابل ذکر کام کرنے والوں کو دی جائے گی۔ اس سال پاکستان میں بین الاقوامی اسلامی مباحثے کے لئے ساڑھے تین لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اور خاندانی منصوبہ بندی پر پانچ لاکھ روپے

ٹیکسوں اور محاصل میں اضافہ

خام تمباکو پر درآمدی محصول ساڑھے سات روپے فی پونڈ سے بڑھا کر نو روپے فی پونڈ کر دیا گیا ہے

پٹرول اور سپرٹ پر درآمدی اور ایکسائز ڈیوٹی میں چار آنے فی گیلن اضافہ کیا گیا ہے۔

چائے پر ایکسائز ڈیوٹی دو آنے فی پونڈ سے بڑھا کر چار آنے پونڈ کر دی گئی ہے۔

پچپن ہزار روپے سے زائد سالانہ آمدنی پر عاید ہونے والے سپر ٹیکس کی شرح میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔

سائیکل ٹائروں پر بارہ آنے فی ٹائر اور ٹیوبوں پر چار آنے فی ٹیوب ڈیوٹی عاید کی گئی ہے۔

کپڑے پر ایکسائز ڈیوٹی اب بلحاظ حجم وصول کی جائے گی جس کی شرح یہ ہے۔

سوتی کپڑا۔ عمدہ: ۳/ آنے فی مربع گز، درمیانہ ۲/ فی مربع گز اور موٹا ایک آنہ فی مربع گز۔

مصنوعی ریشم کے کپڑے پر ایکسائز ڈیوٹی ڈیڑھ آنہ فی مربع گز ہوگی۔

سیمنٹ پر ڈیوٹی — دس روپے فی ٹن ہوگی۔

ڈیزل آئل پر پندرہ روپے فی ٹن ڈیوٹی وصول کی جائے گی۔

کراچی میں غیر منقولہ شہری جائداد کا ٹیکس بھی بڑھا دیا گیا ہے۔

سیلز ٹیکس کی موجودہ شرح بحال رہے گی لیکن اب غیر ملکی کرنسی کی فروخت پر بھی ۲۵ فیصد سیلز ٹیکس عاید کر دیا گیا ہے۔ اس کا اطلاق ان افراد پر نہیں ہوگا جو حج۔ زیارت اور حصول تعلیم کے لئے یا تجارت جانے کے لئے کوٹا کے مطابق غیر ملکی کرنسی حاصل کرتے ہیں بے خانماں افراد کی آبادکاری کے لئے جو ٹیکس اور محاصل لگائے گئے تھے وہ مزید ایک سال جاری رہیں گے۔

ٹیکسوں اور محاصل میں کمی

انکم ٹیکس کے قابل آمدنی کی کم سے کم حد جو پہلے چار ہزار دو سو روپے تھی اب بڑھا کر پانچ ہزار روپے کر دی گئی ہے

انکم ٹیکس کی شرح میں بھی کچھ تبدیلی کی گئی ہے جس سے بارہ ہزار روپے تک سالانہ آمدنی والوں کی انکم ٹیکس کی شرح بحال رہے گی

ساڑھے چھ روپے ہزار تک کی قیمت والے سگرٹوں پر ڈیوٹی ڈیڑھ روپے فی ہزار سے کم کر کے صرف چار آنہ فی ہزار کر دی گئی ہے۔

صنعتوں کو انکم ٹیکس کی موجودہ سہولتیں حاصل ہیں وہ سب بحال رکھی گئی ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض کو زیادہ بہتر بنایا گیا ہے

صنعتی اور تجارتی مقاصد کے لئے عمارتوں کی تعمیر۔ مزدوروں کے رہائشی مکانوں کی تعمیر اور مشینری وغیرہ کی خرید پر جو خاص رعایتیں دی جاتی تھیں وہ بھی برقرار رہیں گی۔

منظور شدہ کمپنیوں کے نئے حصوں کی خریداری اور غیر ملکی فنی ماہروں کی تنخواہوں پر انکم ٹیکس کی رعائت بھی باقی رکھی گئی ہے

بنکوں کے ذریعے غیر ملک سے روپیہ پاکستان میں لانے پر انکم ٹیکس کی چھوٹ مزید ایک سال تک برقرار رہے گی۔

کراچی میں گھوڑ دوڑ میں روپیہ لگانے والوں سے ٹیکس شرط لگانے والوں کی بجائے جیتنے والوں سے لیا جائے گا۔

وزیر خزانہ کے بیان کے مطابق ٹیکسوں کی نئی تجاویز کا مقصد یہ ہے کہ صنعتوں۔ سرمایہ کاری اور قومی بچتوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور عوام کے غریب تر طبقے کو سہولتیں مہیا کی جائیں۔

انجمن تاجران سائیکل ملتان کا حکومت سے مطالبہ

انجمن تاجران سائیکل ملتان کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ متفقہ طور پر مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ سائیکل کے نرخ پر سے فوراً کنٹرول ختم کر دے۔ کیونکہ اس سے غریب عوام کو سخت تکلیف ہے

اور سائیکل کے امپورٹ لائسنس بڑے بڑے سرمایہ داروں کے علاوہ نئے اور درمیانہ درجہ کے تاجروں کو بھی جاری کرے تاکہ ضرورت مند عوام کو آسانی سے مناسب داموں پر سائیکل مل سکے۔

منظور احمد

ولادت

خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی۔ احباب جماعت اس کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد علی ٹی۔ آئی۔ کالج۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج یونین کی اہم سالانہ تقریبات

اردو اور انگریزی کے آل پاکستان مباحثوں اور سالانہ ضیافت کا اہتمام

ربوہ — مورخہ ۹ اور ۱۰ فروری کو تعلیم الاسلام کالج کے نو تعمیر شدہ وسیع دخوبصورت ہال میں کالج یونین کے آل پاکستان مباحثوں کا انعقاد عمل میں آیا۔ یہ انگریزی اور اردو مباحثے روایتی شان و شوکت اور اہتمام کے ساتھ انعقاد پذیر ہوئے۔ جن میں پشاور۔ لاہور۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ۔ چنیوٹ اور سرگودھا کے متعدد کالجوں کے طلباء نے حصہ لیا۔ اور بحث کے نہایت اعلےٰ معیار کا مظاہرہ کیا۔ نیز اس موقعہ پر یونین کی سالانہ ضیافت کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں بیرونی کالجوں کے طلباء اور دیگر مہمان کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

انگریزی مباحثہ

انگریزی مباحثہ ۹ فروری کو ساڑھے چھ بجے شام شروع ہوا۔ بحث کا موضوع تھا "U.S.A. is a lesser evil than Russia"

اس میں تعلیم الاسلام کالج کے طلباء کے علاوہ اسلامیہ کالج پشاور۔ لاء کالج لاہور۔ ایف سی کالج لاہور۔ ایم اے او کالج لاہور۔ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ۔ اسلامیہ کالج چنیوٹ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کے طلباء شریک ہوئے منصفی کے فرائض کرنل عبدالحی صاحب اسسٹنٹ کمشنر سرگودھا۔ جناب منظور بخاری صاحب پی سی ایس اور جناب الله شارق صاحب پی۔سی۔ایس نے ادا کئے۔ منصف صاحبان کے فیصلے کے مطابق تعلیم الاسلام کالج کے سعید عبداللہ۔ اور عبداللہ ابوبکر اول اور سوم قرار پائے۔ لیکن چونکہ وہ انعام کے لئے نہیں بلکہ صرف بحث کا آغاز کرنے کی غرض سے شریک ہوئے تھے اس لئے ان کو چھوڑتے ہوئے دوسرے کالجوں کے علی الترتیب حسب ذیل طلبہ اول دوم اور سوم انعامات کے مستحق قرار دیئے گئے۔

(۱) بشارت احمد لاء کالج لاہور اول انعام (۲) پرویز اختر اسلامیہ کالج پشاور دوم انعام (۳) خالد بشیر لاء کالج لاہور سوم انعام۔ ٹرافی لاء کالج لاہور نے جیتی۔

اردو مباحثہ

اردو مباحثہ دوسرے روز یعنی ۱۰ فروری کو ساڑھے چار بجے سہ پہر شروع ہوا۔ جس میں تعلیم الاسلام کالج کے اپنے طلبہ کے علاوہ اسلامیہ کالج پشاور لاء کالج لاہور ایف سی کالج لاہور۔ ایم اے او کالج لاہور۔ اسلامیہ کالج لاہور مرے کالج سیالکوٹ۔ اسلامیہ کالج چنیوٹ اور گورنمنٹ کالج سرگودھا کے طلباء نے حصہ لیا۔ بحث کا موضوع تھا "امتحانات میں ناکامی کا سبب طلباء خود ہیں" منصفی کے فرائض پروفیسر نذیر احمد صاحب آف گورنمنٹ کالج سرگودھا۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب سابق پروفیسر الوبیہ کالج بیروت اور جھنگ کے مشہور شاعر جناب شیر افضل جعفری صاحب نے ادا کئے۔ اس مباحثہ میں جج صاحبان کے فیصلے کے مطابق تعلیم الاسلام کالج کے عبدالرشید اوّل قرار پائے۔ لیکن چونکہ وہ انعام کے لئے نہیں بلکہ صرف کالج کی طرف سے بحث کا آغاز کرنے کی غرض سے شریک ہوئے تھے۔ اس لئے ترتیب وار دوسرے کالجوں کے حسب ذیل طلبہ اوّل دوم اور سوم انعامات کے مستحق قرار دیئے گئے (۱) نسیم احمد باجوہ ایم۔اے او کالج اوّل انعام (۲) حمید ڈار اسلامیہ کالج لاہور دوم انعام (۳) خالد بشیر لاء کالج لاہور سوم انعام۔ ٹرافی اسلامیہ کالج لاہور کے حصے میں آئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ لاء کالج لاہور کے خالد بشیر نے انگریزی اور اردو دونوں مباحثوں میں انعام حاصل کیا۔

تقسیم انعامات

اردو مباحثہ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) نے اسٹیج پر تشریف لا کر دونوں مباحثوں میں انعام کے لحاظ سے اول۔ دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے اور لاء کالج لاہور اور اسلامیہ کالج لاہور کی ٹیموں کو ٹرافیاں عطا کیں۔ اس موقعہ پر تعلیم الاسلام کالج کے شریف احمد صفدر کو جنہوں نے اردو مباحثہ میں حصہ لیا تھا۔ کالج کی طرف سے ایک سپیشل انعام بھی پیش کیا گیا کیونکہ انہوں نے قرارداد کی مخالفت میں تقریر کرکے طلبہ کی نہایت دلچسپ انداز میں وکالت کی تھی۔

صدارت کے فرائض

ان مباحثوں میں صدارت کے فرائض یونین کے وائس پریذیڈنٹ عطاء الکریم صاحب نے اور سیکرٹری کے فرائض صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کئے اور اس امر کا خاص خیال رکھا کہ مباحثات کے ضمن میں مقررین اور سامعین ایوان کی روایات اور وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے نظم و ضبط اور قواعد کی پابندی کریں۔

سالانہ ضیافت

اردو مباحثہ کے اختتام پر ساڑھے سات بجے شب کالج یونین کی سالانہ ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں دوسرے کالجوں کے مہمان طلبہ بعض بزرگان سلسلہ اور ناظر و وکلاء صاحبان بھی شریک ہوئے۔

خاص بزم کا اہتمام

ضیافت کے بعد کالج ہال میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی زیر صدارت ایک خاص بزم منعقد ہوئی۔ جس میں شاعر طلبہ اور اساتذہ اور باہر سے آئے ہوئے بعض شعراء نے اپنا کلام سنایا۔ جناب شیر افضل جعفری جناب شیخ روشن دین تنویر۔ جناب اصغر گوبند پوری۔ جناب پروفیسر محمد علی اور جناب پروفیسر نصیر احمد خاں کا کلام بہت پسند کیا گیا اس خوشگوار مجلس کے اختتام پر کالج یونین کی تقریبات جو اردو و انگریزی کے آل پاکستان مباحثوں اور سالانہ ضیافت پر مشتمل تھیں نہایت پُر فضا ماحول میں خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں

درخواست دعا

مکرمی (خانصاحب) میاں محمد یوسف صاحب نائب امیر جماعت لاہور و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن کئی روز سے عارضہ دل بیمار ہیں۔ میانصاحب موصوف میو ہسپتال میں دس بارہ روز سے زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالمجید خاں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ
C.20، ماڈل ٹاؤن لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵